

## 34732- تقدیر پر ایمان لانے کا مفہوم

### سوال

تقدیر پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

### پسندیدہ جواب

"تقدیر" کائنات میں ہونے والے تغیرات کے متعلق اللہ کی طرف سے لگائے گئے اندازے کا نام ہے، یہ تغیرات پہلے سے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہوتے ہیں، اور حکمت الہی کے عین مطابق وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

تقدیر پر ایمان لانے کیلئے چار امور ہیں:

اول: اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ تمام چیزوں کے بارے میں اجمالی اور تفصیلی ہر لحاظ سے ازل سے ابد تک علم رکھتا ہے، اور رکھے گا، چاہے اس علم کا تعلق اللہ تعالیٰ کے اپنے افعال کے ساتھ ہو یا اپنے بندوں کے اعمال کے ساتھ۔

دوم: اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر کو لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے۔

مذکورہ بالا دونوں امور کی دلیل فرمان باری تعالیٰ ہے:

(أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ نَافِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ)

ترجمہ: کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ آسمانوں میں ہے یا زمین پر سب کو بخوبی جانتا ہے، اور یہ سب کچھ کتاب [لوح محفوظ] میں لکھا ہوا ہے، اور [ان سب کے بارے میں] علم رکھنا اللہ کیلئے بہت آسان ہے۔ الحج/70

جبکہ صحیح مسلم (2653) میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ہے کہ آپ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے: (اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے ہی تمام مخلوقات کی تقدیریں لکھ دی تھیں) اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا، اور اسے حکم دیا: "لکھو!" تو قلم نے کہا: یا رب! میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے اسے فرمایا: "قیامت قائم ہونے تک آنے والی مخلوقات کی تقدیریں لکھ دو")

ابوداؤد (4700) نے اسے روایت کیا ہے، اور البانی نے صحیح ابوداؤد میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

سوم: اس بات پر ایمان ہو کہ ساری کائنات کے امور مشیت الہی کے بغیر نہیں چل سکتے، چاہے یہ افعال اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات سے تعلق رکھتے ہوں یا مخلوقات سے، چنانچہ اپنے افعال کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ)

ترجمہ: اور آپ کا رب جو چاہتا اور پسند کرتا ہے وہی پیدا کر دیتا ہے۔ القصص/68

(وَلِيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے، وہی کرتا ہے۔ ابراہیم/271

(هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ)

ترجمہ: وہ ہی ہے وہ ذات جو تمہاری شکم مادر کے اندر جیسے چاہتا ہے شکلیں بنا دیتا ہے۔ آل عمران/6

جبکہ افعال مخلوقات کے بارے میں فرمایا:

(وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَسَلَّطْنٰهُمْ عَلَيْكُمْ فَكَلَّمَا تَلَوٰكُمْ)

ترجمہ: اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا، پھر وہ تم سے جنگ کرتے۔ النساء/90

اسی طرح سورہ انعام میں فرمایا:

(وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ)

ترجمہ: اور اگر تمہارا رب چاہتا تو وہ کچھ بھی نہ کر پاتے۔ الانعام/112

چنانچہ کائنات میں رونما ہونے والے تمام تغیرات اور حرکات و سکنات اللہ کی مشیت ہی سے وقوع پذیر ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے، اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔

چہارم: اس بات پر ایمان لانا کہ تمام کائنات اپنی ذات، صفات، اور نقل و حرکت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے، اس بارے میں فرمایا:

(اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيْلٌ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق ہے، اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔ الزمر/62

(وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَهَدَرَهُ تَقْدِيْرًا)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ہی نے ہر چیز کو پیدا فرمایا، اور انکا اچھی طرح اندازہ بھی لگایا۔ الفرقان/2

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا:

(وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور تمہارے اعمال کو پیدا کیا ہے۔ الصافات/96

چنانچہ اگر کوئی شخص مذکورہ بالا امور پر ایمان لے آئے تو اسکا تقدیر پر ایمان درست ہوگا۔

ہم نے تقدیر پر ایمان کے بارے میں جو گفتگو کی ہے یہ اس بات کے منافی نہیں ہے کہ بندے کی اپنے اختیاری افعال میں کوئی بس ہی ناچلے، اور بندہ خود سے کچھ کرنے کے قابل ہی نہ ہو، کہ بندے کو کسی نیکی یا بدی کرنے کا مکمل اختیار نہ دیا جائے، یہی وجہ ہے کہ لوگ نیکی بدی سب کرتے ہیں، شریعت اور حقائق اسی بات پر دلالت کرتے ہیں کہ بندے کی اپنی مشیت بھی ہوتی ہے۔

شریعت سے دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کی مشیت کے بارے میں فرمایا:

(ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي فَرَضْنَا لَكَ مَا تَشَاءُ أَتَّخِذُكَ رَبًّا)

ترجمہ: قیامت کا دن سچا دن ہے، چنانچہ جو چاہتا ہے وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے کی جگہ مقرر کر لے۔ النبا/39

اسی طرح فرمایا: (فَاَتُواخْرَجْتُمْ أَنِّي شَنْئُكُمْ) تم اپنی کھیتی [بیویوں] کو جس طرح سے چاہو آؤ۔ البقرہ/223

جیکہ انسانی طاقت کے بارے میں بھی فرمایا:

(فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ)

ترجمہ: اپنی طاقت کے مطابق ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ التعاہد/16

اسی طرح سورہ بقرہ میں فرمایا:

(لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا إِنَّا كُنَّا عَلَىٰ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اسکی طاقت سے بڑھ کر مکلف نہیں بناتا، چنانچہ جو اچھے کام کریگا اسکا فائدہ اُسی کو ہوگا، اور جو برے کام کریگا اسکا وبال بھی اُسی پر ہوگا۔ البقرہ/286

مندرجہ بالا آیات میں انسانی ارادہ، اور استطاعت و قوت کو ثابت کیا گیا ہے، انہی دونوں اشیاء کی وجہ سے انسان جو چاہتا ہے کرتا ہے، اور جو چاہتا ہے اسے چھوڑ دیتا ہے۔

حقائق بھی اسی بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ ہر انسان اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ وہ کام کاج کرنا یا نہ کرنا اپنی طاقت اور چاہت کے مطابق ہی کرتا ہے، اسی طرح انسان ان امور میں بھی فرق کر لیتا ہے جو اسکی چاہت کے ساتھ ہوں، جیسے چلنا پھرنا، اور جو اسکی چاہت کے ساتھ نہ ہوں جیسے کپکپی طاری ہونا، لیکن ان تمام چیزوں کے باوجود انسان کی تمام چاہت و قوت اللہ تعالیٰ کی مشیت اور قدرت کے تابع ہوتی ہیں، اسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان:

(لَمَّا سَأَلْنَاكَ أَنْ كُنْتُمْ أُمَّةً مِّنْ عَمَلِكُمْ فَأَنْتَ أَتَمَّ لِمَطْئِكَ الْعَالَمِينَ) [28] وَأَتَتْكُمُ الْغُلَامُ وَالْأُنثَىٰ وَاللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ: تم میں سے جو چاہے سیدھے راستے پر چلے [28] اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ چاہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ التکویر/28-29

[عقلی طور پر بھی] یہ ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں ہے، اس لئے اس کائنات میں کوئی بھی کام اللہ تعالیٰ کے علم و مشیت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دیکھیں: "شرح أصول الإیمان" از شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ.